۵۔ قدیم بھارت میں مذہبی رجحانات

۵ء۱ جین مذہب
۵ء۲ بدھ مذہب
۵ء۳ یہودی مذہب
۵ء۴ عیسائی مذہب
۵ء۵ مذہبِ اسلام
۵ء۶ پارسی مذہب

ویدک زمانے کے اواخر میں یگیہ رسومات کی چھوٹی موٹی تفصیلات کو بھی غیر ضروری اہمیت حاصل ہوئی۔ اُن تفصیلات کا علم صرف پروہتوں کو ہی تھا۔ اوروں کو وہ علم حاصل کرنے کی آزادی نہیں تھی۔ ذات پات یا طبقاتی نظام کی پابندیاں سخت ہوتی چلی گئیں۔ سماج میں کسی شخص کے مقام کا تعیّن اُس کی صلاحیت کے بجائے یہ دیکھ کر کیا جانے لگا کہ وہ کس ذات یا طبقے میں پیدا ہوا ہے۔ اِسی لیے اُپنشد کے زمانے ہی سے مذہب کو یگیہ کی رسومات تک محدود نہ رکھتے ہوئے اُسے وسیع تر کرنے کی کوششیں شروع ہوگئی تھیں۔ لیکن اُپنشد میں روح کے وجود اور روح کی نوعیت کے تصوّر پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔ اس تصوّر کو سمجھنا عام لوگوں کے لیے مشکل تھا۔ اس لیے مخصوص دیوتاؤں کی پرستش پر زور دینے والا بھکتی پنتھ وجود میں آیا۔ جیسے شیو کی بھکتی کرنے والوں کا شیو پنتھ اور وِشنو کی بھکتی کرنے والوں کا وِشنو پنتھ۔ ان دیوتاؤں کے حوالے سے مختلف پُران (منظوم تخلیقات) لکھے گئے۔

چھٹی صدی قبل مسیح میں مذہب کے ایسے خیال کے اظہار کی کوشش کرنے کا رجحان پیدا ہوا جسے عام آدمی بہ آسانی سمجھ سکے۔ کئی لوگوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ ہر شخص کو خود کی ترقّی کا راستہ تلاش کرنے کی آزادی ہے۔ اسی آگہی کی بِنا پر آگے چل کر نئے مذاہب وجود میں آئے۔ ان مذاہب نے واضح طور پر یہ بات بتائی کہ فرد کی ترقّی کے لیے ذات پات کی تفریق اہم نہیں ہوتی۔ اُنھوں نے لوگوں کے دلوں پر اچھّے اخلاق کی اہمیت کا نقش بٹھایا۔ نئے خیالات کے بانیوں میں وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کے کام خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

وردھمان مہاویر

۵ء۱ جین مذہب

جین مذہب بھارت کے قدیم مذاہب میں سے ایک ہے۔ اس مذہب میں عدم تشدد (اہنسا) کے اُصول کو اہمیت دی گئی ہے۔ مذہب کی تعلیم عام کرنے والے کو جین مذہب میں تیرتھنکر کہتے ہیں۔ جین مذہب کی روایت کے مطابق کل ۲۴ تیرتھنکر ہوگزرے ہیں۔ وردھمان مہاویر جین مذہب کی روایت کے چوبیسویں تیرتھنکر ہیں۔

وردھمان مہاویر (۵۹۹ قبل مسیح سے ۵۲۷ قبل مسیح)

آج جس ریاست کو ہم بہار کے نام سے پہچانتے ہیں اُس ریاست میں زمانۂ قدیم میں وِرجّی نام کی ایک بڑی ریاست (مہاجنپد) تھی۔ اُس کی راجدھانی ویشالی تھی۔ شہر ویشالی کے ایک حصّے میں واقع کُنڈ گرام میں وردھمان مہاویر پیدا ہوئے۔ اُن کے باپ کا نام سدھارتھ اور ماں کا نام ترِشَلا تھا۔

وردھمان مہاویر نے علم حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر بار کو ترک کیا۔ ساڑھے بارہ برسوں تک تپسیا (ریاضت) کرنے کے بعد اُنھیں گیان پراپتی (معرفت حاصل) ہوئی۔ یہ عرفان 'کیول' یعنی خالص نوعیت کا تھا۔ اس لیے انھیں 'کیولی' کہا جاتا ہے۔ جسم و جاں کو سکون و راحت کا احساس دلانے والی باتوں کی خوشی اور تکلیف دہ باتوں سے ہونے والے دُکھوں کے احساس پر اُنھوں

نے قابو پا لیا تھا۔ اس لیے انھیں 'جِن' یعنی 'فاتح' کہا جانے لگا۔ لفظ 'جِن' سے 'جین' بنا۔ جذبات و احساسات پر فتح حاصل کرنے والا بڑا بہادر یعنی مہان ویر ہوتا ہے۔ اس لیے وردھمان کو مہاویر کہا جاتا ہے۔ عرفان حاصل ہونے کے بعد لوگوں کو مذہب کی تعلیمات سمجھانے کے لیے وہ تقریباً تیس برسوں تک نصیحت کرتے رہے۔ مذہب کی تعلیمات آسانی سے لوگوں کی سمجھ میں آئیں اس لیے انھوں نے عوامی زبان 'اردھ ماگدھی' کا استعمال کیا۔ وہ عوامی زبان میں لوگوں سے خطاب کرتے تھے۔ ان کا بتایا ہوا مذہب خالص اخلاق و عادات پر زور دینے والا تھا۔ اچھے اخلاق اور برتاؤ کے لیے انھوں نے جن راستوں کو اپنانے کی تلقین کی ہے اُن کا خلاصہ پنچ مہاورتے اور تری رتنے میں شامل ہے۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کے لیے تیرتھنکروں کی جو مجلسیں ہوتیں اُنھیں 'اردھ ماگدھی' میں 'سموسرن' کہتے تھے۔ یہ سموسرن مساوات کے اُصول پر مبنی ہوتے تھے۔ اُن میں ہر طبقے اور ذات کے لوگوں کو شرکت کی اجازت ہوتی۔

پنچ مہاورتے : پنچ مہاورتے یعنی وہ پانچ اُصول جن پر با قاعدگی کے ساتھ عمل درآمد کرنا ہوتا ہے۔

۱۔ **اہنسا :** ایسا برتاؤ نہ کیا جائے جس سے کسی جاندار کو ایذا ہو یا تکلیف پہنچے۔

۲۔ **ستیہ :** ہر قول اور عمل صداقت پر مبنی ہو۔

۳۔ **اَستے :** 'ستے' کا مطلب چوری ہوتا ہے۔ کسی کی ملکیت کی کوئی شے اُس کی اجازت کے بغیر لینے کا مطلب چوری ہے۔ اَستے کا مطلب چوری نہ کرنا ہے۔

۴۔ **اَپَری گرہ :** دل میں حرص و ہوس رکھ کر مال و جائیداد کی ذخیرہ اندوزی کرنے کا رجحان انسان میں ہوتا ہے۔ اَپَر گرہ کا مطلب اس طرح کی ذخیرہ اندوزی سے بچنا ہے۔

۵۔ **برہمچریا :** برہمچریا کا مطلب جسم و جاں کو سکون و راحت دینے والی باتوں سے گریز کرتے ہوئے راہبانہ زندگی بسر کرنا ہے۔

۶۔ **تری رتنے :** تری رتنے سے مراد تین اُصول (۱) 'سمیک درشن'، (۲) 'سمیک گیان'، (۳) 'سمیک چارِتر'۔ سمیک سے مراد متوازن ہے۔

۱۔ **سمیک درشن :** تیرتھنکر کے وعظ و نصیحت کی سچائی کو سمجھ کر اُس پر عقیدہ رکھنا۔

۲۔ **سمیک گیان :** تیرتھنکر کی تعلیمات اور فلسفے کا تسلسل کے ساتھ مطالعہ کر کے بڑی گہرائی و گیرائی سے اُس کا مطلب سمجھنا۔

۳۔ **سمیک چارِتر:** پنچ مہاورت پر باقاعدگی سے عمل کرنا۔

تعلیمات کا خلاصہ : مہاویر کی تعلیمات کا 'کثیر پہلوی' (انیکانت واد) اُصول صداقت کی تلاش کے لیے بڑا اہم سمجھا جاتا ہے۔ صداقت کی تلاش میں موضوع کے ایک دو پہلو پر غور کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کرنے سے صداقت کا مکمل علم حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اُس موضوع کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس اُصول کی وجہ سے سماج میں اپنی ذاتی رائے پر بضد رہنے کا رجحان نہیں ہوتا۔ دوسروں کی آرا کو برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

وردھمان مہاویر کی یہ تعلیم تھی کہ انسان کی بڑائی اور عظمت اُس کی ذات یا طبقے پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اُس کے عمدہ اخلاق پر منحصر ہوتی ہے۔ ویدک روایات میں خواتین کے علم حاصل کرنے کے راستے بتدریج بند ہوتے چلے گئے تھے لیکن وردھمان مہاویر نے خواتین کو بھی سنیاس لینے (رہبانیت) کا حق دیا۔ اُنھوں نے تعلیم دی کہ تمام جانداروں کے ساتھ محبت کا سلوک کریں، دوسروں کے لیے اپنے دل میں رحم اور ہمدردی کا جذبہ رکھیں۔ اُنھوں نے 'جیو اور جینے دو' کی نصیحت کی۔

۲ء۵ بدھ مذہب

بدھ مذہب بھارت اور بھارت سے باہر کئی ملکوں میں پھیلا۔ گوتم بدھ 'بدھ مذہب' کے بانی تھے۔

گوتم بدھ (۵۶۳ قبل مسیح سے ۴۸۳ قبل مسیح)

نیپال میں لُمبنی کے مقام پر گوتم بدھ پیدا ہوئے۔ اُن کے

گوتم بدھ

والد کا نام شدھودن اور والدہ کا نام مایا دیوی تھا۔ گوتم بدھ کا پیدائشی نام سدھارتھ تھا۔ اُنھیں انسانی زندگی سے مکمل آگہی حاصل ہوگئی تھی، اس لیے انھیں ’بدھ‘ کہا گیا۔ انسانی زندگی میں دُکھ کیوں ہے، یہ سوال انھیں بے چین رکھتا تھا۔ اس سوال کے جواب کی تلاش میں انھوں نے گھر بار ترک کیا۔ بہار میں شہر گیا کے قریب اُروویلا نامی مقام پر ویشاکھ کی پورنیما کے دن وہ ایک پیپل کے

بودھی ورکش

درخت کے نیچے مراقبے میں بیٹھے تھے۔ اُس وقت انھیں ’بودھی‘ (عرفان) حاصل ہوا۔ بودھی یعنی اعلیٰ ترین آگہی۔ اُس پیپل کے پیڑ کو اب ’بودھی ورکش‘ کہتے ہیں۔ اسی طرح اُروویلا کے مقام کو ’بودھ گیا‘ کہتے ہیں۔ اُنھوں نے وارانسی کے قریب سارناتھ نامی مقام پر اپنا پہلا وعظ کیا۔ اُس وعظ میں اُنھوں نے جو نصیحت کی اُسے ’دھمّ‘ کہا جاتا ہے۔ اس وعظ کے ذریعے اُنھوں نے ’دھمّ‘ کے پہیے کو رفتار دی اس لیے اس واقعے کو پالی زبان میں ’دھمّ چک پوتّن‘ کہتے ہیں۔ سنسکرت زبان میں اُسے ’دھرم چکر پرورتن‘ کہتے ہیں۔ بعد کے زمانے میں وہ دھمّ کی نصیحت کرنے کے لیے تقریباً پینتالیس برسوں تک پیدل سفر کرتے رہے، اس طرح پیدل سفر کرنے کو ’چاریکا‘ کہتے ہیں۔ انھوں نے عوامی زبان ’پالی‘ میں نصیحتیں کیں۔ بودھ دھمّ میں بدھ، دھمّ اور سنگھ کی پناہ میں جانے کا تصوّر اہمیت رکھتا ہے۔ اس تصوّر کو ’تری شرن‘ کہتے ہیں۔ اُن کے بیان کردہ دھمّ کا خلاصہ ذیل کے مطابق ہے۔

آریہ ستیہ : انسانی زندگی کے تمام معاملات دراصل چار حقائق پر مبنی ہیں۔ اُنھیں آریہ ستیہ کہا گیا ہے۔

۱۔ **دُکھ :** انسانی زندگی میں دُکھ ہوتا ہے۔

۲۔ **دُکھ کی وجہ :** دُکھ کی وجوہات ہوتی ہیں۔

۳۔ **دُکھ سے نجات:** دُکھ دور کیے جاسکتے ہیں۔

۴۔ **پرتی پد :** پرتی پد یعنی راستہ۔ یہ دکھ کو دور کرنے کا راستہ ہے۔ یہ راستہ اچھے چال چلن کا ہے۔ اس راستے کو ’اشٹاں گِک مارگ‘ کہا گیا ہے۔

پنچ شیل : گوتم بدھ نے پانچ اُصولوں پر عمل کرنے کے لیے کہا ہے۔ اُن ہی اُصولوں کو ’پنچ شیل‘ کہتے ہیں۔

۱۔ جانوروں کو قتل کرنے سے باز رہنا۔

۲۔ چوری کرنے سے اجتناب برتنا۔

۳۔ غیر اخلاقی برتاؤ سے دور رہنا۔

۴۔ جھوٹ بولنے سے گریز کرنا۔

۵۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے بچنا۔

بَودھ سنگھ : اپنے دھمّ کی نصیحت کرنے کے لیے اُنھوں نے بھکّھوؤں کی ایک جماعت بنائی۔ ازدواجی زندگی کو ترک کرکے سنگھ (جماعت) میں داخل ہونے والے اُن کے پیروکاروں کو بھکّھو کہتے ہیں۔ بدھ کی طرح بھکّھو بھی پیدل سفر کرکے لوگوں کو دھمّ کی نصیحتیں کرتے تھے۔ خواتین کی الگ جماعت ہوا کرتی تھی۔ اُنھیں ’بھکّھونی‘ کہتے ہیں۔ بدھ مذہب میں سب طبقے اور ذات کے لوگوں کو شریک ہونے کی اجازت تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اشٹانگ مارگ :

۱۔ **سمیک درشٹی :** چار آریہ ستیہ کا علم۔

۲۔ **سمیک سنکلپ :** تشدد کے اُصولوں کو ترک کرنا۔

۳۔ **سمیک واچا :** جھوٹ، چغل خوری، سنگدلی اور بے معنی بکواس سے گریز۔

۴۔ **سمیک کرمانت :** جانداروں کے قتل، چوری اور غیر ذمہ دارانہ روش سے بچنا۔

۵۔ **سمیک آجیو :** غلط اور ناجائز طریقے سے گزر بسر نہ کرتے ہوئے صحیح طریقے سے روزی کمانا۔

۶۔ **سمیک ویایام :** ویایام سے مراد کوشش کرنا ہے۔ برے عمل سرزد نہ ہوں، اگر ہوجائیں تو اُنھیں ترک کیا جائے۔ اچھے اعمال کریں، اگر اچھے اعمال کی عادت بن جائے تو انھیں ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کرنا۔

۷۔ **سمیک اسمرتی :** ذہنی یکسوئی حاصل کر کے حرص وطمع جیسی عادتوں سے بچنا اور اپنے دل و دماغ کو مناسب طریقے سے سمجھانا۔

۸۔ **سمیک سمادھی :** ذہن و دل کی یکسوئی حاصل کر کے مراقبے کا احساس کرنا۔

نصیحتوں کا خلاصہ :

گوتم بدھ نے انسانی عقل وشعور کی آزادی کا اعلان کیا۔ طبقے کی بنیاد پر رائج امتیازات سے انکار کیا۔ پیدائشی طور پر کوئی اعلیٰ وادنیٰ نہیں ہوتا بلکہ اخلاق و عادات کی بنیاد ہی پر انسان کا اعلیٰ یا ادنیٰ ہونا طے پاتا ہے۔ ان کا مشہور قول ہے کہ ننھی سی چڑیا بھی اپنے گھونسلے میں اپنی ہی ترنگ میں چہچہاتی ہے۔ یہ قول آزادی اور مساوات سے متعلق اُن کے غور وخوض اور فکر کو اُجاگر کرتا ہے۔ انھوں نے نصیحت فرمائی کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی ترقی کا حق حاصل ہے۔ یگیہ جیسی رسومات کی مخالفت کی۔ عقل و دانش

وغیرہ سے متعلق قدریں جن کی اُنھوں نے نصیحت کی وہ انسان کی فلاح و بہبود کی تکمیل کرتی ہیں۔ تمام جانداروں کے لیے رحم اور ہمدردی اُن کی شخصیت کی غیر معمولی خصوصیت تھی۔

گوتم بدھ نے صبر وتحمل کی جو نصیحت کی وہ صرف بھارت کے سماج ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے آج بھی رہنما ہے۔

لوکایت : لوکایت یا چارواک (دہریے) کے نام سے پہچانا جانے والا قدیم زمانے کا فکری رجحان بھی اہم ہے۔ آزاد خیالی پر اس کا بڑا زور تھا۔ اُس نے وید کی صداقت سے انکار کیا۔

قدیم زمانے میں بھارت کی سرزمین پر نت نئے مذاہب کے سوتے پھوٹتے رہے۔ ایک عرصہ گزر جانے کے بعد یہودیت، عیسائیت، اسلام اور پارسی مذہب بھارت کے سماج میں پھولے پھلے۔

۳ء۵ یہودی مذہب

یہودی مذہب کے لوگ بالعموم پہلی سے تیسری عیسوی صدی کے دوران کیرلا میں کوچین کے مقام پر آئے ہوں گے۔ یہودی ایک خدا کو مانتے ہیں۔ یہودی مذہب کی تعلیمات میں عدل و انصاف، صداقت، امن، محبت، رحم، انکساری، خیر خواہی، شیریں کلامی اور خودداری جیسے اوصاف پر زور دیا گیا ہے۔ اُن کی عبادت گاہ کو 'سینیگاگ' کہتے ہیں۔

سینگاگ

۵ء۴ عیسائی مذہب

حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں۔ یہ مذہب دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواریوں میں سے ایک حواری سینٹ تھامس پہلی صدی عیسوی میں کیرلا میں آئے۔ اُنھوں نے تریچور ضلع میں پلّیوُر نامی مقام پر عیسوی سن ۵۲ میں ایک چرچ قائم کیا۔ عیسائی مذہب کی تعلیمات کے مطابق خدا ایک ہی ہے۔ وہ ہر کسی سے محبت کرنے والا، سب کا باپ ہے۔ وہ سب سے زیادہ قدرت والا ہے۔ اس مذہب کے مطابق ایسا مانا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے ہیں اور انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے زمین پر آئے تھے۔ ہم سب ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں۔ ہمیں سب کے ساتھ محبت کرنا چاہیے۔ دشمن کے ساتھ بھی محبت سے پیش آنا چاہیے۔ غلطی کرنے والوں کو معاف کرنا چاہیے۔ یہ ساری باتیں عیسائی مذہب میں بتائی گئی ہیں۔ عیسائی مذہب کی مقدس کتاب 'بائبل' ہے۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ کو کلیسا (چرچ) کہتے ہیں۔

کلیسا (چرچ)

۵ء۵ مذہبِ اسلام

اِسلام اللہ کی وحدانیت کو ماننے والا مذہب ہے۔ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت محمدؐ کے توسط سے اللہ تعالیٰ کا پیغام مقدس کتاب قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے۔ لفظ 'اسلام' سے مراد امن وسلامتی ہے اور اس کا ایک مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانا بھی ہے۔ مذہب اسلام یہ بتاتا ہے کہ ہمہ وقت اور ہر جگہ اللہ ہی ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ انسان کے وجود کا اصل مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ انسان اپنی زندگی کس طرح گزارے اس سے متعلق رہنمائی 'قرآن پاک' میں کی گئی ہے۔ بھارت اور عرب ممالک میں زمانۂ قدیم ہی سے تجارتی تعلقات تھے۔ عرب کے تاجر کیرلا کے ساحل کی بندرگاہوں پر آیا کرتے تھے۔ ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اسی صدی میں عرب تاجروں کے ذریعے اسلام بھارت آیا۔ مذہبِ اسلام کی عبادت گاہ کو 'مسجد' کہتے ہیں۔

مسجد

۵ء۶ پارسی مذہب

پارسیوں اور ویدک تہذیب کے لوگوں میں زمانۂ قدیم ہی سے تعلقات تھے۔ پارسی مذہب کی مقدس کتاب کا نام 'اوِستا' ہے۔ 'رِگ وید' اور 'اوِستا' کی زبانوں میں مشابہت ہے۔ پارسی لوگ ایران کے پارس یا فارس نامی صوبے سے بھارت میں آئے اس لیے انھیں 'پارسی' نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ پہلے گجرات میں آئے۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ آٹھویں صدی عیسوی میں آئے ہوں گے۔ زرتشت پارسی مذہب کے بانی تھے۔ 'ہُرمُز' (اہرمن) کے نام سے اُن کے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پارسی مذہب میں آگ اور پانی ان دو عناصر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان کی عبادت گاہ میں مقدس آگ روشن کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس عبادت گاہ کو 'اگیاری' کہتے ہیں۔ عمدہ خیال، عمدہ کلام اور عمدہ عمل یہ تین خاص اخلاقی اُصول پارسیوں کی طرزِ فکر کا مرکز و محور ہیں۔

آتش کدہ (اگیاری)

مشق

(۱) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ جین مذہب میں ....اُصول کو اہمیت دی گئی ہے۔

۲۔ تمام جانداروں کے لیے ....گوتم بدھ کی شخصیت کی غیر معمولی خصوصیت تھی۔

(۲) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ وردھمان مہاویر کی تعلیمات کیا تھیں؟

۲۔ گوتم بدھ کا کون سا قول مشہور ہے؟ اس قول سے کن قدروں کا اظہار ہوتا ہے؟

۳۔ یہودی مذہب کی تعلیمات میں کن اوصاف پر زور دیا گیا ہے؟

۴۔ عیسائی مذہب میں کون سی باتیں بتائی گئی ہیں؟

۵۔ مذہبِ اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

۶۔ پارسیوں کی طرزِ فکر کا مرکز ومحور کیا ہیں؟

(۳) نوٹ لکھیے :

۱۔ آریہ ستیہ ۲۔ پنچ شیل

(۴) درج ذیل پنچ مہاورتے اور تری رتنے کی درج ذیل جدول میں درجہ بندی کیجیے :

(۱) اہنسا (۲) سمیک درشن (۳) ستیہ (۴) اَستے (۵) سمیک گیان (۶) اَپرگرہ (۷) سمیک چارِتر (۸) برہمچریا

پنچ مہاورتے	تری رتنے
(۱)	(۱) ....
(۲)	(۲) ....
(۳)	(۳) ....
(۴)	
(۵)	

(۵) وجوہات لکھیے :

۱۔ وردھمان مہاویر کو 'جِن' کہا جانے لگا۔

۲۔ گوتم بدھ کو 'بدھ' کہا گیا۔

سرگرمی :

۱۔ مختلف تہواروں کے بارے میں معلومات اور تصویریں جمع کیجیے۔

۲۔ مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں میں جایئے اور جماعت میں اُن کی معلومات بیان کیجیے۔

***

٦۔ جنپد اور مہاجنپد

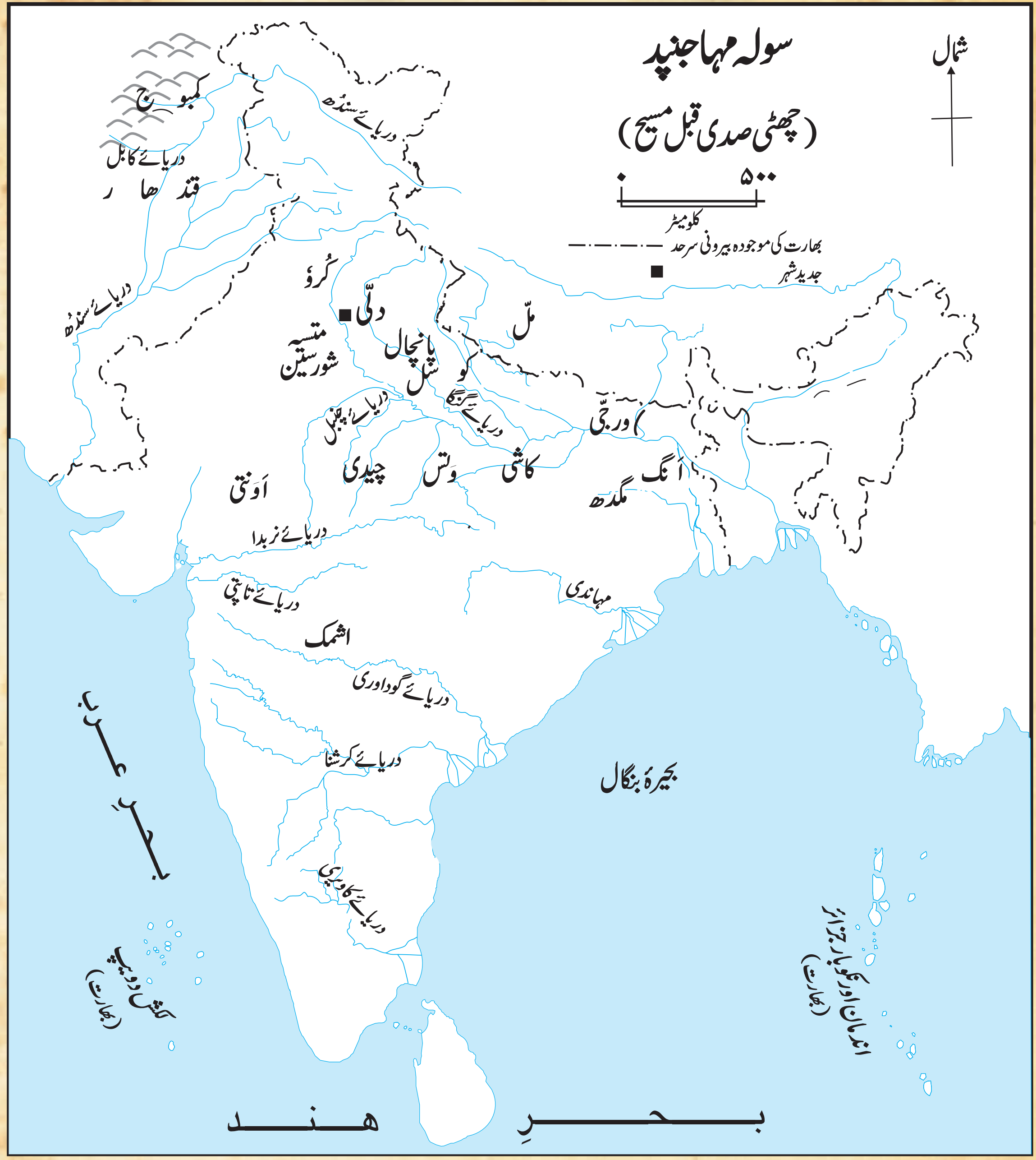

٦ء١ جنپد

٦ء٢ مہاجنپد

٦ء٣ مگدھ ریاست کا عروج

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں سولہ مہاجنپدوں کے نام لکھیے۔

٦ء١ جنپد

تقریباً ١٠٠٠ قبل مسیح سے ٦٠٠ قبل مسیح کا زمانہ مابعد ویدک زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں جنپدیں وجود میں آئیں۔ یہ جنپدیں چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں۔ برصغیر ہند کے شمال مغرب میں واقع موجودہ افغانستان سے مشرق میں بہار، بنگال اور اوڈیشا تک کے علاقوں اور جنوب میں مہاراشٹر تک یہ جنپدیں پھیلی ہوئی تھیں۔ موجودہ مہاراشٹر کا کچھ حصہ اُس وقت کے 'اشمک' نامی

جنپد سے گھرا ہوا تھا۔ سنسکرت، پالی اور اردھ ماگدھی ادب میں ان جنپدوں کے نام پائے جاتے ہیں۔ یونانی تاریخ نویسوں کی تحریروں میں بھی اُن سے متعلق معلومات ملتی ہے۔ ان میں سے بعض جنپدوں میں بادشاہت تھی، بعض میں خالص جمہوریت تھی۔ جنپد کے معمر افراد کی 'گن پریشد' ہوا کرتی تھی۔ گن پریشد کے اراکین اجتماعی طور پر بحث کرکے امورِ حکومت سے متعلق فیصلے کیا کرتے تھے۔ اس طرح کے بحث ومباحثے جہاں ہوتے اُس جلسہ گاہ کو 'سنتھا گار' کہا جاتا تھا۔ گوتم بدھ کا تعلق شاکیہ جمہوری ریاست سے تھا۔ ہر جنپد کے سکّے الگ ہوا کرتے تھے۔

۶ء۲ مہاجنپد

مہاجنپد

کوسل

- کوسل مہاجنپد ہمالیہ کے دامن میں نیپال اور اُتر پردیش میں پھیلی ہوئی تھی۔
- شراوستی، کشاوتی اور ساکیت اس ریاست کے مشہور شہر تھے۔
- شراوستی کوسل مہاجنپد کی راجدھانی تھی۔
- گوتم بدھ شراوستی کی مشہور خانقاہ (وہار) جیتون میں طویل عرصے تک قیام پذیر تھے۔
- کوسل کا راجا پرسین جیت وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔
- کوسل کی ریاست مگدھ میں ضم ہوگئی۔

وتس

- وتس مہاجنپد اُتر پردیش میں پریاگ یعنی الٰہ آباد کے آس پاس کے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی۔
- پرانے زمانے کا کوشمبی ہی کوسم کہلاتا ہے۔
- یہ ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔
- کوشمبی کے تین بے حد رئیس تاجروں نے گوتم بدھ اور اُن کے پیروکاروں کے لیے تین وِہاریں تعمیر کی تھیں۔
- کوشمبی کا راجا اُدین گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔
- اُدین راجا کے بعد وتس مہاجنپد کا آزادانہ وجود زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہا۔ اُسے اونتی مہاجنپد کے راجا نے فتح کرکے اپنی ریاست میں شامل کرلیا تھا۔

اَونتی

- قدیم مہاجنپد اَونتی مدھیہ پردیش کے علاقے مالوہ میں تھی۔
- شہر اُجینی (اُجین) اَونتی کی راجدھانی تھی۔
- اُجینی ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔
- اَونتی کا راجا پردیوت وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔
- اَونتی کے راجا نندی وردھن کے دور میں اَونتی مگدھ کی ریاست میں ضم ہوگئی۔

مگدھ

- بہار کے شہر پٹنہ اور گیا کے آس پاس کے علاقے اور بنگال کے کچھ حصے میں قدیم مگدھ مہاجنپد تھی۔
- راج گرہ (راج گیر) اُس کی راجدھانی تھی۔
- ماہر تعمیرات مہا گووِند نے بِمبسار کا شاہی محل تعمیر کیا تھا۔
- بِمبسار کے دربار میں جیوَک ایک مشہور طبیب تھا۔
- بِمبسار نے گوتم بدھ کی شاگردی اختیار کی تھی۔

بعض جنپدیں آہستہ آہستہ زیادہ طاقتور ہوگئیں۔ اُن کی جغرافیائی حدیں وسیع ہوگئیں۔ ایسی جنپدوں کو مہاجنپد کہا جانے لگا۔ ادب کے تذکروں کی مدد سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ چھٹی صدی ق۔م۔ تک مہاجنپدوں میں سولہ مہاجنپدوں کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔ اُن میں بھی چار مہاجنپدیں کوسل، وَتس، اَونتی اور مگدھ زیادہ طاقتور ہوتی چلی گئیں۔

۳ء۶ مگدھ ریاست کا عروج

بِمبِسار کے بیٹے اَجات شترو نے بھی ریاست مگدھ کی توسیع کا بیڑہ اُٹھایا۔ اُس نے مشرق کی کئی جمہوری ریاستوں کو فتح کیا۔ اَجات شترو کے عہد میں مگدھ کو بہت عروج حاصل ہوا۔ اُس نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ گوتم بدھ کے مہاپری نِروان (انتقال) کے بعد اَجات شترو کے دور میں راج گرہ کے مقام پر بدھ مذہب کی پہلی سنگتی یعنی کانفرنس منعقد ہوئی۔

اَجات شترو۔سنگتراشی

اَجات شترو کے عہد میں مگدھ کی نئی راجدھانی پاٹلی گرام کی بنیاد ڈالی گئی۔ آگے چل کر وہ پاٹلی پتر کے نام سے مشہور ہوئی۔ پاٹلی پتر موجودہ شہر پٹنہ کے اطراف میں ہونا چاہیے۔

اَجات شترو کے بعد مگدھ کے جو راجا ہوگزرے ہیں ان میں شیشوناگ ایک اہم راجا تھا۔ اس نے اَونتی، کوسل اور وَتس کی ریاستوں کو مگدھ میں شامل کیا۔ شمالی ہند کا تقریباً سارا علاقہ مگدھ کے زیرِ اقتدار آ گیا۔ اس طرح مگدھ ریاست نے تشکیل پائی۔

ریاست مگدھ کے نند راجا: ۳۶۴ ق۔م سے ۳۲۴ ق۔م کے عرصے میں مگدھ ریاست پر نند راجاؤں کا اقتدار تھا۔ نند راجاؤں نے ایسی بڑی ریاست چلانے کے لیے معقول نظامِ حکومت قائم کیا تھا۔ اُن کے پاس پیادہ، گھڑسوار، رَتھ سوار اور ہاتھی سوار چار قسم کی فوجیں تھیں۔ اُنھوں نے اوزان کی پیمائش کا معیاری طریقہ رائج کیا۔

دھنانند، نند خاندان کا آخری راجا تھا۔ اس کے عہد تک مگدھ ریاست کی توسیع مغرب میں پنجاب تک ہوچکی تھی۔ دھنانند کے عہد میں اولو العزم نوجوان چندر گپت موریہ نے پاٹلی پتر فتح کرکے نند خاندان کی حکومت کا خاتمہ کردیا اور مملکت موریہ کی بنیاد ڈالی۔

اگلے سبق میں ہم مملکت موریہ کے عروج کے زمانے میں بھارت کے شمال مغرب اور مغربی حصے پر غیر ملکی حملوں اور موریہ مملکت کی مفصل معلومات حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سولہ مہاجنپدوں کے پرانے اور نئے نام:

(۱) کاشی (بنارس)، (۲) کوسل (لکھنؤ)،
(۳) مل (گورکھپور)، (۴) وَتس (الٰہ آباد)،
(۵) چیدی (کانپور)، (۶) کرو (دلّی)،
(۷) پانچال (روہیل کھنڈ)، (۸) مَتسیہ (جے پور)،
(۹) شُورسین (متھرا)،
(۱۰) اشمک (اورنگ آباد، مہاراشٹر)،
(۱۱) اَونتی (اُجین)، (۱۲) اَنگ (چمپا، مشرقی بہار)،
(۱۳) مگدھ (جنوبی بہار)، (۱۴) ورجی (شمالی بہار)،
(۱۵) گاندھار (پشاور)،
(۱۶) کمبوج (قندھار کے قریب)

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ جنپد سے کیا مراد ہے؟
۲۔ مہاجنپد سے کیا مراد ہے؟
۳۔ بدھ مذہب کی پہلی کانفرنس کہاں منعقد ہوئی تھی؟
۴۔ اوزان کی پیائش کا معیاری طریقہ کس نے رائج کیا؟

(۲) بتایئے تو بھلا:

۱۔ موجودہ مہاراشٹر کا کچھ حصہ اُس دَور کی کس جنپد سے گھرا ہوا تھا؟
۲۔ جنپد کے معمر افراد کی کون سی پریشد ہوا کرتی تھی؟
۳۔ جس جلسہ گاہ میں بحث ومباحثہ ہوا کرتا تھا اسے کیا کہا جاتا تھا؟
۴۔ گوتم بدھ کا تعلق کس جمہوری ریاست سے تھا؟
۵۔ ریاست مگدھ میں فوج کی چار قسمیں کون سی تھیں؟

(۳) جوڑیاں لگایئے :

	ستون 'الف'		ستون 'ب'
۱۔	سنگتی	(الف)	اَجات شترو
۲۔	دھنانند	(ب)	پریشد
۳۔	پاٹلی گرام	(ج)	مہا گووِند
		(د)	نندراجا

(۴) بھارت کی مختلف ریاستوں اور اُن کی راجدھانیوں کی فہرست بنایئے۔

سرگرمی :

۱۔ اپنے اطراف کے کسی قلعے میں جایئے اور درج ذیل نکات سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔
(۱) قلعے کی قسم (۲) کس حکومت کے عہد میں تعمیر کیا گیا (۳) اہم خصوصیات
۲۔ بھارت کی فوج میں کون کون سے حصے ہیں ان کی معلومات حاصل کیجیے۔
۳۔ درج ذیل جدول مکمل کیجیے:

نمبر شمار	مہاجنپدوں کے نام	مقام	راجدھانی	اہم راجا کے نام
۱۔	....	ہمالیہ کے دامن میں	....	....
۲۔	وَتس	....	....	....
۳۔	....	....	....	پردیوت
۴۔	....	پٹنہ، گیا کے آس پاس کا علاقہ	....	....

***

۷۔ موریہ عہد کا بھارت

۷ء۱ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

۷ء۲ موریہ مملکت

کیا آپ جانتے ہیں؟

چھٹی صدی ق۔م میں ایران میں سائرس نامی بادشاہ نے ایک بڑی سلطنت قائم کی تھی۔ یہ سلطنت شمال مغربی بھارت سے روم تک اور افریقہ میں مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ تقریباً ۵۱۸ ق۔م میں داریوش (Darius - دارا) نامی ایرانی شہنشاہ نے بھارت کے شمال مغربی علاقے اور پنجاب تک کا کچھ حصہ فتح کرلیا تھا۔ دارا نے اس علاقے کے کچھ سپاہی اپنی فوج میں شامل کرلیے تھے۔ یونانی مؤرّخین کی تحریروں سے ان کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔شہنشاہ دارا کے عہد میں بھارت اور ایران کے درمیان سیاسی تعلقات قائم ہوئے۔ اس بنا پر تجارت اور فنونِ لطیفہ کے لین دین میں اضافہ ہوا۔شہنشاہ دارا نے اپنی سلطنت میں ہر طرف 'دارِک' نامی ایک ہی قسم کے سکّے جاری کیے جن کی وجہ سے تجارت میں آسانی پیدا ہوگئی۔شہنشاہ دارا کے عہد میں راجدھانی کے شہر 'پرسی پولس' کی تعمیر کی گئی۔ یہ مقام ایران میں ہے۔

دارک

۷ء۱ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

یونانی شہنشاہ الیگزینڈر عرف سکندر نے ۳۲۶ ق۔م میں بھارت کے شمال مغربی علاقے پر حملہ کیا۔ دریائے سندھ عبور کر کے وہ تکشیلا پہنچا۔اس راستے پر بعض مقامی راجاؤں نے اس سے سخت مقابلہ کیا۔ اس کے باوجود سکندر پنجاب تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا لیکن اس مہم کے دوران سکندر کے سپاہیوں کو طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اپنے وطن لوٹنے کے لیے بے چین ہوگئے تھے۔ انھوں نے سکندر کے خلاف بغاوت کردی۔سکندر کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ بھارت میں فتح کیے ہوئے علاقوں کے انتظام کے لیے اس نے یونانی افسران کا تقرر کیا اور انھیں 'سترپ' کا لقب دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن لوٹنے لگا۔ راستے میں بابل کے مقام پر ۳۲۳ ق۔م میں اس کا انتقال ہوگیا۔ یہ مقام موجودہ عراق میں ہے۔

شہنشاہ سکندر

سکندر کی آمد کی وجہ سے بھارت اور مغربی ممالک کے درمیان تجارت بڑھی۔سکندر کے ساتھ مؤرّخین تھے۔اُنھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے مغربی ممالک سے بھارت کو متعارف کرایا۔ یونانی مجسمہ سازی کا بھارت کے طرزِ فن پر اثر پڑا۔اس سے قندھار (گاندھار) نامی طرزِ فن وجود میں آیا۔ یونانی بادشاہوں کے سکّے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔سکّوں کی ایک جانب بادشاہ کی اور دوسری جانب کسی یونانی دیوتا کی تصویر ہوتی تھی۔ سکّے پر اُس بادشاہ کا نام ہوتا۔سکندر کے سکّے بھی اسی قسم

سکندر کے چاندی کے سکّے کے دونوں رُخ

کے تھے۔ بعد کے زمانے میں بھارت کے راجاؤں نے بھی اسی طرز کے سکّے ڈھلوانے کا آغاز کیا۔

۲ء۷ موریہ مملکت

چندر گپت موریہ : چندر گپت موریہ نے موریہ مملکت کی بنیاد ڈالی۔ مگدھ کے نند راجا دھنانند کی ظالم حکومت سے لوگ بیزار تھے۔ ۳۲۵ ق۔م میں چندر گپت موریہ نے اسے شکست دی اور مگدھ پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ اس نے اَونتی اور سوراشٹر کو فتح کر کے اپنی سلطنت کو وسعت دینے کا آغاز کیا۔ سکندر نے جن افسران کا تقرر کیا تھا ان میں سکندر کی موت کے بعد اقتدار کے لیے لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ سیلوکس نکیٹر سکندر کا سپہ سالار تھا۔ سکندر کی موت کے بعد وہ بابل کا حکمراں بن بیٹھا۔ اس نے شمال مغربی بھارت اور پنجاب پر حملہ کیا۔ چندر گپت موریہ نے اس کے حملے کا کامیابی کے ساتھ جواب دیا۔ سیلیوکس نکیٹر کو شکست دینے کی وجہ سے افغانستان کے علاقے کابل، قندھار، ہرات اس کی مملکت میں شامل ہوگئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنسکرت کے ڈراما نگار وشاکھادت نے 'مدرا راکشس' نامی ڈراما لکھا۔ اس ڈرامے میں اس نے یہ کہانی بیان کی کہ چندر گپت موریہ نے کس طرح دھنانند کا خاتمہ کر کے اپنا آزاد اقتدار قائم کیا۔ اس کہانی میں آریہ چانکیہ یا کوٹلیہ کے کردار کو خاص اہمیت دی ہے۔

سیلوکس نکیٹر کا سفیر میگس تھنیز چندر گپت موریہ کے دربار میں تھا۔ اس کی کتاب 'اِنڈیکا' کے مذکورات موریہ عہد کے بھارت کے مطالعہ کا اہم ذریعہ ہیں۔

سمراٹ چندر گپت موریہ نے ریاست گجرات میں جوناگڑھ کے قریب 'سدرشن' نامی بند تعمیر کیا تھا جس کے بارے میں ایک کتبے پر عبارت کندہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جین روایت کے مطابق یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ چندر گپت موریہ نے جین مذہب قبول کیا تھا۔ عمر کے آخری دنوں میں اس نے تخت و تاج کو ترک کر دیا۔ اس نے باقی زندگی کرناٹک کے 'شرون بیل گول' کے مقام پر بسر کی۔ وہیں اس کا انتقال ہوگیا۔

سمراٹ اشوک : چندر گپت کے تخت و تاج چھوڑنے کے بعد اس کا بیٹا بندوسار مگدھ کا راجا بنا۔ بندوسار کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اشوک نے ۲۷۳ ق۔م میں اقتدار سنبھالا۔ تخت نشین ہونے سے پہلے اُسے تکشیلا اور اُجین کا گورنر بنایا گیا تھا۔ گورنر کے عہدے پر رہتے ہوئے اس نے تکشیلا میں اُٹھنے والی بغاوت کو بڑی کامیابی کے ساتھ کچل دیا۔ مگدھ کا سمراٹ بننے کے بعد اس نے کلنگ پر چڑھائی کی۔ کلنگ حکومت کا علاقہ آج کی ریاست اوڈیشا میں واقع تھا۔ سمراٹ اشوک نے کلنگ پر فتح حاصل کی۔

شمال مغرب میں افغانستان اور شمال میں نیپال، جنوب میں کرناٹک اور آندھرا پردیش تک، اسی طرح مشرق میں بنگال سے مغرب میں سوراشٹر تک سمراٹ اشوک کی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔

کلنگ کی لڑائی : کلنگ کی لڑائی میں ہونے والے خون خرابے کو دیکھ کر اشوک نے دوبارہ کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سچائی، عدم تشدد (اہنسا)، رحم دلی و ہمدردی اور معافی کا رجحان جیسی خوبیاں اس کی نظر میں اہم تھیں۔ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اس نے جگہ جگہ کتبے اور ستون کندہ کروائے۔ یہ

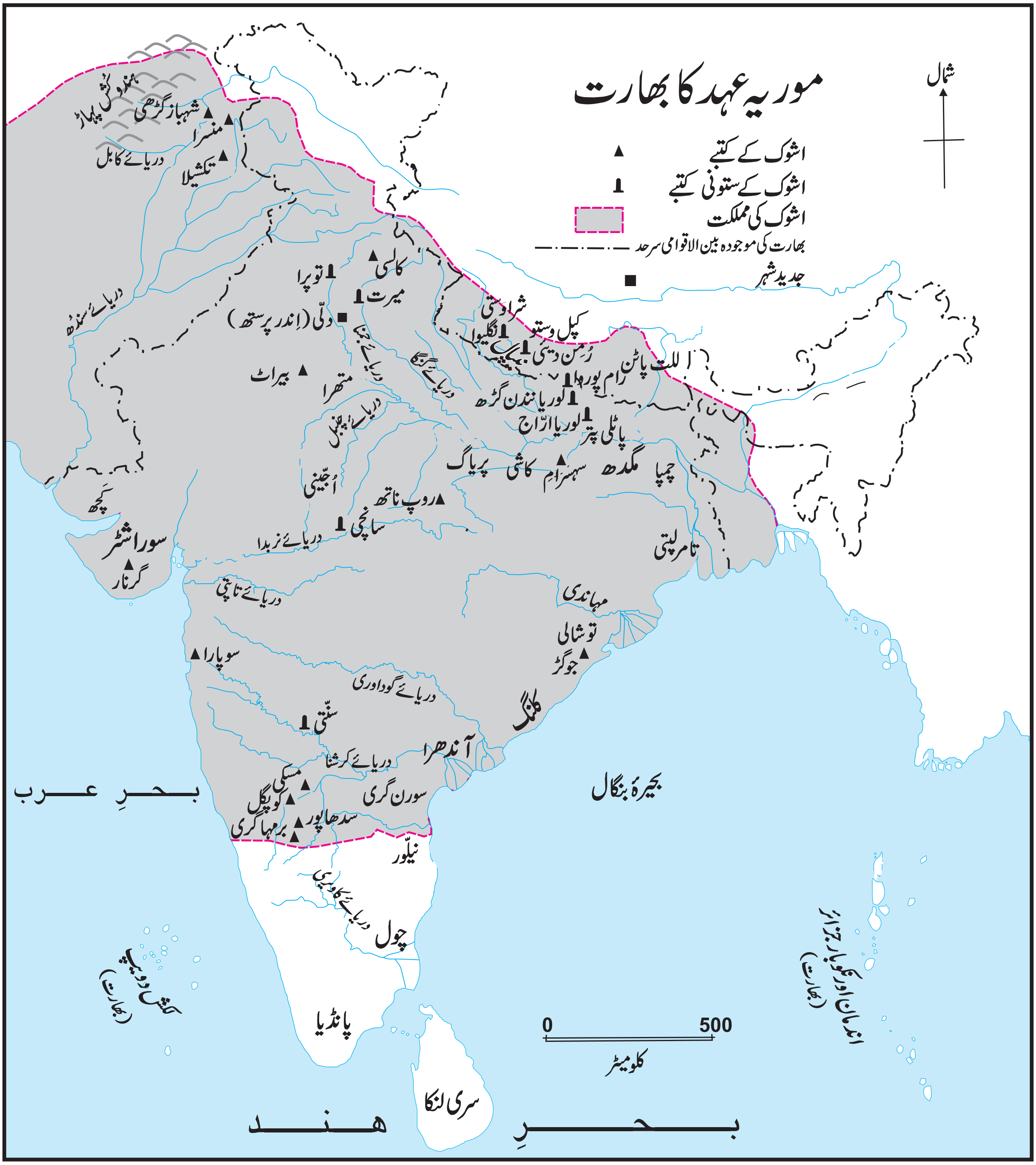

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں سمراٹ اشوک کے کتبے اور ستونی کتبے ظاہر کرنے والے مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

سمراٹ اشوک کا پیغام

- والدین کی خدمت کرنا بہتر عمل ہے۔
- جو فتح محبت کا جذبہ پروان چڑھائے وہی اصل فتح ہے۔

تحریریں براہمی رسم الخط میں ہیں۔ ان تحریروں میں اس نے خود کا ذکر 'دیوانم پیو پیدسی' (خدا کا چہیتا پریہ درشنی) کے طور پر کیا ہے۔ رسمِ تاجپوشی ہونے کے آٹھ برسوں بعد اس نے کلنگ پر فتح حاصل کی تھی اور وہاں کی تباہی و بربادی دیکھ کر اس کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ اس بات کا ذکر اس کی ایک تحریر میں ہے۔

دلّی - ٹوپڑا کے مقام پر سمراٹ اشوک کے ایک کتبے میں چمگاڈروں، بندروں، گینڈوں وغیرہ کا شکار کرنے اور جنگ میں آگ لگانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

سمراٹ اشوک

مذہب کی اشاعت کے لیے اشوک کے اقدامات :

اشوک نے بذاتِ خود بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے پاٹلی پتر میں بدھ مذہب کی تیسری کانفرنس منعقد کروائی تھی۔ بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اس نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا بھیجا۔ جنوب مشرقی ایشیا اور وسطی ایشیا کے ممالک میں بھی اس نے مذہب کی تبلیغ کے لیے بدھ بھکھو روانہ کیے تھے۔ اس نے کئی استوپ اور خانقاہیں تعمیر کروائیں۔

اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے کام : اشوک نے رعایا کی بھلائی اور خوش حالی کے کاموں پر بڑی توجہ دی، مثلاً انسانوں اور جانوروں کو مفت طبّی امداد فراہم کرنے کی سہولتیں مہیّا کیں، کئی سڑکیں بنوائیں، سایہ کے لیے راستے کے دونوں جانب درخت لگوائے، سرائے بنوائیں، کنویں کُھدوائے۔

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

آپ کے اطراف میں کون سی تنظیمیں عوامی فلاح کے کون سے کام انجام دیتی ہیں، اس کی روداد تیار کیجیے۔

موریہ عہد کا انتظامِ حکومت : موریہ مملکت کی راجدھانی پاٹلی پتر تھی۔ اُمورِ حکومت کی سہولت کے لیے مملکت کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصّے کی الگ راجدھانی تھی۔

۱۔ مشرقی حصہ - توشالی (اوڈیشا)
۲۔ مغربی حصہ - اُجّینی (مدھیہ پردیش)
۳۔ جنوبی حصہ - سُورن گری (کرناٹک میں کنک گری)
۴۔ شمالی حصہ - تکشیلا (پاکستان)

اُمورِ حکومت میں راجا کو مشورے دینے کے لیے مجلسِ وزرا ہوا کرتی تھی۔ مختلف سطحوں پر کام کرنے والے کئی افسران تھے۔ ان سب کی نگرانی کرنے کے لیے اور دشمن کی حرکات وسکنات پر نظر رکھنے کے لیے فعال جاسوسی کا محکمہ تھا۔

موریہ عہد کی عوامی زندگی : موریہ عہد میں زرعی پیداوار کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ زراعت کے ساتھ ساتھ تجارت اور دیگر صنعتوں نے بھی خوب ترقی کی تھی۔ ہاتھی دانت پر نقاشی کا کام، پارچہ بافی، رنگریزی، دھاتوں کے کام جیسے کئی پیشے تھے۔ سیاہ رنگ کی چمکدار مٹّی کے برتن بنائے جاتے تھے۔ جہاز سازی بھی بڑے پیمانے پر کی جاتی تھی۔ دھاتوں کے کام میں دوسری دھاتوں کے ساتھ ساتھ لوہے کی چیزیں بنانے کی تکنیک نے بھی کافی ترقّی کر لی تھی۔

شہروں اور دیہاتوں میں جشن اور تقریبات منعقد کی جاتی تھیں۔ لوگوں کی تفریح کے لیے رقص اور نغمہ سرائی کے پروگرام ہوتے۔ کُشتی کے کھیل اور رتھ کی دوڑ مقبولِ عام تھیں۔ چوسر (پانسوں) کا کھیل اور شطرنج لوگ بڑے شوق سے کھیلتے تھے۔ شطرنج کو 'اشٹ پد' کہا جاتا تھا۔

ستون کا اوپری سرا

موریہ عہد کا فن اور ادب : سمراٹ اشوک کے عہد میں سنگ تراشی کے فن کو عروج حاصل ہوا۔ اشوک کے بنوائے ہوئے ستون بھارتی سنگ تراشی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ اس نے جو ستون بنوائے ان پر شیر، ہاتھی اور بیل جیسے جانوروں کے بہت ہی عمدہ مجسّمے ہیں۔ سارناتھ کے ستون پر جو چکر ہے وہ بھارت کے پرچم پر نظر آتا ہے۔ اس ستون پر چاروں طرف شیر ہیں۔ سامنے سے دیکھنے پر ان میں سے صرف تین ہی نظر آتے ہیں۔ یہ بھارت کا قومی نشان شاہی مہر (راج مدرا) ہے۔ اس کے زمانے میں کھودی گئی برابار ٹیکریوں پر جو گپھائیں ہیں وہ بے حد مشہور ہیں۔ یہ گپھائیں بہار میں ہیں۔ بھارت میں جو گپھائیں ہیں ان میں یہ گپھائیں قدیم ترین ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سارناتھ میں واقع اشوک کے ستون (لاٹ) کو سامنے رکھ کر بھارت کی شاہی مہر بنائی گئی ہے۔ سارناتھ کے بنیادی ستون پر چار شیر ہیں۔ ہر شیر کی مورتی کے نیچے آڑی پٹّی پر چکر ہے۔ ان میں سے ہمیں ایک ہی چکر مکمّل طور پر دِکھائی دیتا ہے۔ چکر کے ایک جانب گھوڑا اور دوسری جانب بیل (سانڈ) ہے۔ شاہی مہر کا جو پہلو نظر نہیں آتا اُس پہلو پر اسی طرح ہاتھی اور شیر بنے ہوئے ہیں۔

سمراٹ اشوک کے انتقال کے بعد موریہ مملکت کا زوال شروع ہوگیا۔ موریہ عہد کے بعد بھارت میں کئی حکومتیں وجود میں آئیں۔ کچھ مملکتیں بھی اُبھریں۔ موریہ مملکت قدیم بھارت کی سب سے بڑی مملکت تھی۔

موریہ عہد کے بعد رونما ہونے والے سیاسی اور تہذیبی انقلابات کے بارے میں ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

برابار کی گپھائیں

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ ستر پوں میں لڑائیاں کیوں شروع ہوئیں؟

۲۔ بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے سمراٹ اشوک نے کسے سری لنکا بھیجا؟

۳۔ موریہ عہد میں کون سے پیشے تھے؟

۴۔ سمراٹ اشوک کے تعمیر کیے ہوئے ستون پر کن جانوروں کے مجسّمے ہیں؟

(۲) بتایئے تو بھلا:

۱۔ ستر پ

۲۔ سدرشن

۳۔ 'دیوانم پیو پیدسی'

۴۔ اشٹ پد

(۳) یادداشت کے سہارے لکھیے:

۱۔ چندر گپت موریہ کی مملکت کی وسعت

۲۔ سمراٹ اشوک کی مملکت کی وسعت

(۴) جوڑیاں لگایئے:

	ستون 'الف'		ستون 'ب'
۱۔	شہنشاہ الیگزینڈر	(الف)	سیکولس نکیٹر کا سفیر
۲۔	میگس تھنیز	(ب)	یونان کا شہنشاہ
۳۔	سمراٹ اشوک	(ج)	روم کا شہنشاہ
		(د)	مگدھ کا سمراٹ

(۵) آپ کا کیا خیال ہے؟

۱۔ سکندر کو آخر کار پیچھے ہٹنا پڑا۔

۲۔ یونانی بادشاہوں کے سکّے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔

۳۔ سمراٹ اشوک نے کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۶) اپنے لفظوں میں بیان کیجیے:

۱۔ سمراٹ اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے کام۔

۲۔ موریہ عہد میں تفریح اور کھیل کود کے ذرائع۔

(۷) آج ہیون سانگ جیسے غیر ملکی سیّاح سے آپ کی ملاقات ہو جائے تو آپ کیا کریں گے؟

سرگرمی:

۱۔ آپ کے اطراف میں عوامی نمائندوں کے کیے ہوئے عوامی فلاح کے کاموں کی معلومات حاصل کر کے تفصیل سے لکھیے۔

۲۔ سمراٹ اشوک کی زندگی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے اسے ڈرامے کی شکل میں اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

***

۸۔ موریہ عہد کے بعد کی حکومتیں

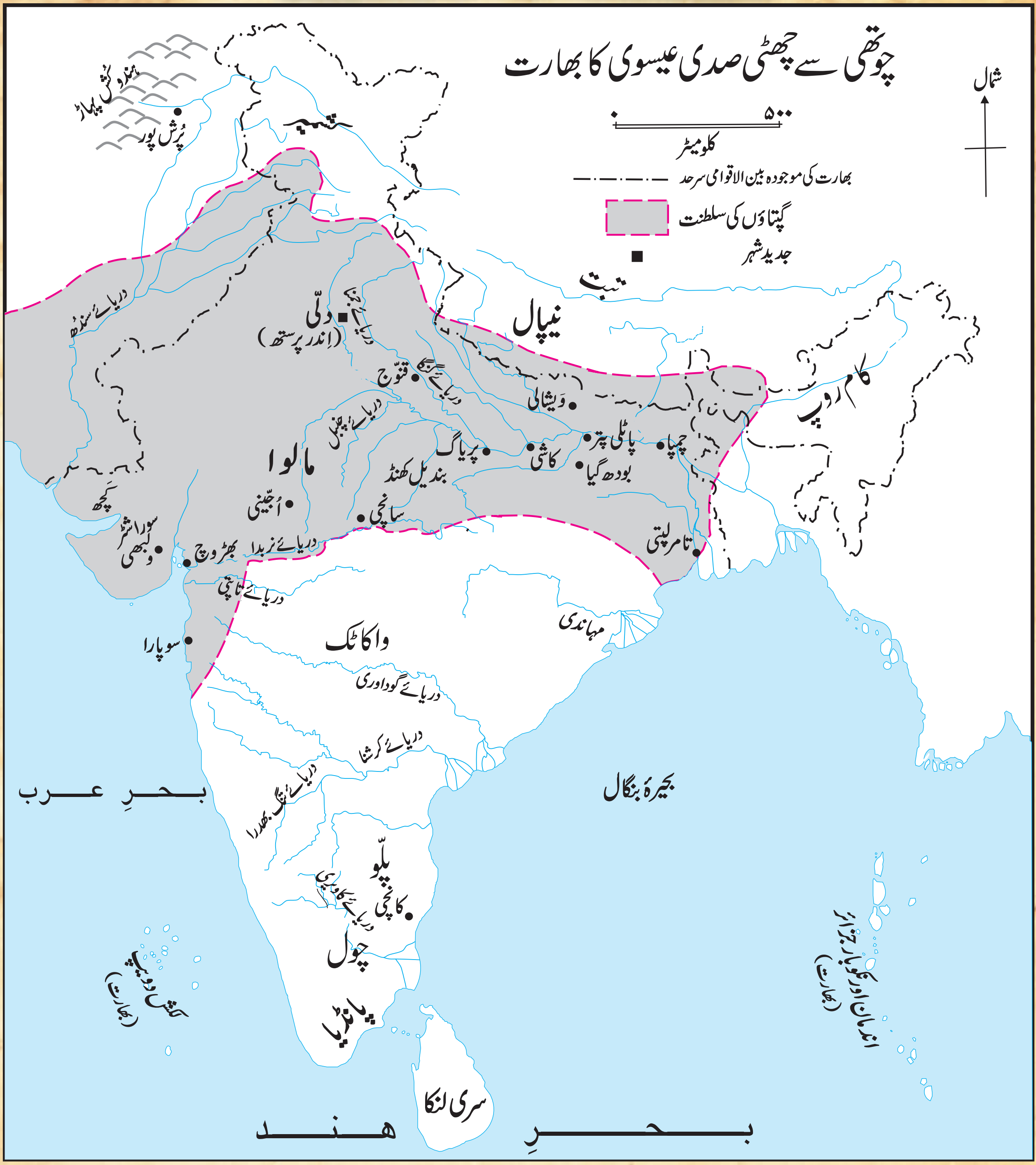

۸ء۱ شُنگ خاندان
۸ء۲ ہند-یونانی راجا
۸ء۳ راجا کُشان
۸ء۴ گپت راج گھرانا
۸ء۵ وردھن راج گھرانا
۸ء۶ شمال مشرقی بھارت کا شاہی اقتدار

۸ء۱ شُنگ خاندان

سمراٹ اشوک کے بعد موریہ اقتدار کی طاقت میں کمی ہوتی چلی گئی۔ آخری موریہ راجا کا نام برہدرتھ تھا۔ موریہ حکومت کے سپہ سالار پُشیامتر شُنگ نے بغاوت کر کے برہدرتھ کو قتل کر دیا اور

خود راجا بن بیٹھا۔

۸ء۲ ہند-یونانی راجا

اس زمانے میں برصغیر ہند کے شمال مغربی علاقے میں یونانی راجاؤں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں تھیں۔ ان راجاؤں کو ہند-یونانی راجا کہا جاتا تھا۔ قدیم بھارتی سکّوں کی تاریخ میں ان راجاؤں کے سکّے انتہائی اہم ہیں۔ سکّے کے ایک جانب راجا کی تصویر اور دوسری جانب دیوتا کی تصویر بنانے کی روایت تھی۔ آگے چل کر یہی روایت بھارت میں پھولی پھلی۔ ہند یونانی راجاؤں میں مِنینڈر راجا مشہور تھا۔ اس نے بدھ بھکّھو ناگ سین کے ساتھ بدھ مذہب کے فلسفے سے متعلق تبادلۂ خیال کیا تھا۔ مِنینڈر یعنی 'ملند' کے بھکّھو ناگ سین سے پوچھے گئے سوالات کو کتابی شکل دی گئی ہے جسے 'ملند پنھ' کہتے ہیں۔ پالی زبان میں 'پنھ' کے معنی سوال ہے۔

مِنینڈر کے چاندی کے سکّے کے دونوں رُخ

۸ء۳ راجا کُشان

بھارت میں طرح طرح کے لوگوں کی ٹولیاں بیرون ہند سے مسلسل آتی رہیں۔ ان میں وسطی ایشیا سے 'کُشان' نام سے پہچانی جانے والی ٹولیاں تھیں۔ انھوں نے پہلی صدی عیسوی میں شمال مغربی علاقے اور کشمیر میں حکومت قائم کی۔ بھارت میں سونے کے سکّے ڈھلوانے کی ابتدا کُشان راجاؤں نے کی۔ سکّے پر گوتم بدھ اور مختلف بھارتی دیوتاؤں کی تصویروں کا استعمال کرنے کا چلن کُشان راجاؤں نے شروع کیا۔ کُشان راجا کنشک نے حکومت کو وسعت دی۔

سمراٹ کنشک : کنشک کی حکومت مغرب میں کابل سے مشرق میں وارانسی تک پھیلی ہوئی تھی۔ کنشک کے سونے اور تانبے کے سکّے ملے ہیں۔ کنشک کے زمانے میں بدھ مذہب کی چوتھی کانفرنس کشمیر میں منعقد کی گئی تھی۔ کنشک نے کشمیر میں کنشک پور شہر بسایا تھا۔ سری نگر کے قریب کا مپور نامی گاؤں ہی کنشک پور ہوگا۔ کنشک کے زمانے میں اشوگھوش نامی شاعر ہوگزرا ہے۔ اس نے 'بدھ چرِت' اور 'وجر سُچی' نامی کتابیں لکھی ہیں۔ کنشک کے دربار میں چرک مشہور طبیب تھا۔

کنشک کے سونے کے سکّے کے دونوں رخ

کیا آپ جانتے ہیں؟

کنشک کے سونے کے سکّے : یہ سکّے سمراٹ کنشک نے تیار کروائے تھے۔ ان سکّوں کے درشنی (سامنے کے) رُخ پر یونانی رسم الخط میں 'شاو نانو شاو کینشکی کوشانو' لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب 'سمراٹ کنشک کُشان' ہے۔ سکے کی پشت پر گوتم بدھ کی تصویر ہے۔ تصویر کی بغل میں یونانی رسم الخط میں 'بودّو' یعنی بدھ لکھا ہوا ہے۔

۸ء۴ گُپت راج گھرانا

تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں شمالی بھارت میں گُپت راج گھرانے (شاہی خاندان) کی حکومت کے اقتدار کا آغاز ہوا۔ بالعموم گپت خاندان کا اقتدار تین صدیوں تک قائم رہا۔

گپت راج گھرانے کا بانی شری گپت تھا۔ سمدر گُپت اور چندر گُپت دوم گپت خاندان کے قابلِ ذکر راجا تھے۔

سمدر گپت : چندر گپت اوّل کے دَورِ حکومت میں حکومت کی توسیع کا آغاز ہوا۔ اس کے بیٹے سمدر گپت نے آس پاس کے راجاؤں کو شکست دے کر اپنی حکومت کی وسعت میں مزید اضافہ کیا۔ اس کے عہد میں گپت خاندان کا اقتدار آسام سے پنجاب تک پھیل گیا تھا۔ تامل ناڈو میں کانچی تک مشرقی ساحلی علاقے کو اس نے فتح کرلیا تھا۔ سمدر گپت کی فتوحات کی وجہ سے ہر طرف اس کے اقتدار کا دبدبہ بڑھ گیا۔ اس لیے شمال مغرب اور سری لنکا کے راجاؤں نے اس کے ساتھ دوستی کے معاہدے کیے۔ سمدر گپت کے عظیم الشان کارناموں اور فتوحات کا ذکر پریاگ کے ستونی کتبے میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یہ کتبہ 'پریاگ پرشستی' کے نام سے مشہور ہے۔ اسے 'الہ آباد پرشستی' بھی کہتے ہیں۔ سمدر گپت وینا (سِتار) بجانے میں بڑا ماہر تھا۔ سمدر گپت نے مختلف قسم کی تصویروں والے سکے رائج کیے تھے۔ ان میں سے ایک قسم میں وہ خود ستار بجاتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس پر 'سمدر گپت' لکھا ہوا ہے۔

سمدر گپت کے سونے کے سکے کے دونوں رُخ

چندر گپت دوم : چندر گپت دوم سمدر گپت کا بیٹا تھا۔ اس نے گپت حکومت کو شمال مغرب میں وسعت دی۔ اس نے مالوہ، گجرات اور سوراشٹر کو فتح کیا۔ چندر گپت دوم نے اپنی بیٹی پربھاوتی کا بیاہ واکاٹک خاندان کے رُدرسین دوم سے کیا۔ اس طرح جنوب کے طاقتور واکاٹک حکومت سے اس نے رشتہ داری قائم کرلی۔ دلّی کے قریب مہرولی کے مقام پر ایک لوہے کا ستون ایستادہ ہے۔ وہ تقریباً ڈیڑھ ہزار برسوں سے بھی زیادہ پرانا ہے۔ اس قدر پرانا ہونے کے باوجود وہ ابھی تک زنگ آلود نہیں ہوا ہے۔ قدیم بھارتیوں نے تکنیکی علوم میں جو ترقی کی تھی اس کی وہ ایک علامت ہے۔ اس لوہے کے ستون پر جو تحریر ہے اس میں 'چندر' نام کے راجا کا ذکر ہے۔ اس تحریر کی بنیاد پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ لوہے کا ستون چندر گپت دوم کے زمانے کا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چینی سیّاح فاہیان چندر گپت دوم کے عہد میں بھارت آیا تھا۔ اپنے سفرنامے میں اس نے گپت دَور کی سماجی زندگی کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے، ''بھارت کے شہر بڑے اور ترقی پذیر ہیں۔ مسافروں کے لیے ان شہروں میں کئی مہمان خانے ہیں۔ کئی خیراتی ادارے ہیں۔ شہر میں اسپتال ہیں جہاں غریبوں کو مفت طبّی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ بڑی بڑی خانقاہیں اور مندر ہیں۔ لوگوں کو پیشے منتخب کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ لوگوں کو کہیں بھی آنے جانے کی ممانعت نہیں ہے۔ سرکاری افسران اور فوجیوں کو باقاعدگی کے ساتھ تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ وہاں کے لوگ شراب نوشی نہیں کرتے، تشدد نہیں کرتے۔ گپت حکومت میں سرکاری اُمور مناسب ڈھنگ سے انجام دیے جاتے ہیں۔

چندر گپت دوم کے عہد میں بدھ بھکّھو فاہیان چین سے بھارت آیا تھا۔ اس نے اپنے بھارت کے سفر کی روداد قلمبند کی ہے۔ اس سے ہمیں گپت حکومت کے عمدہ انتظامِ حکومت کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

۵ء۸ وردھن راج گھرانا

گپت حکومت کی طاقت کم ہونے کے بعد شمالی بھارت میں

کئی حکومتیں وجود میں آئیں۔ وردھن راج گھرانے کی حکومت ان میں سے ایک تھی۔ دلّی کے قریب واقع تھانیسر نامی مقام پر پربھاکر وردھن نام کا ایک راجا حکومت کرتا تھا۔ اس نے وردھن خاندان کی بنیاد رکھی۔ ہرش وردھن اس کا بیٹا تھا۔ ہرش وردھن نے وردھن سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں وردھن سلطنت کی توسیع شمال میں نیپال، جنوب میں نربدا ندی، مشرق میں آسام اور مغرب میں گجرات تک ہوئی۔ کام رُوپ یعنی قدیم آسام کے راجا بھاسکر ورمن سے اُس کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ہرش وردھن نے اپنا سفیر چینی دربار میں بھیجا تھا۔ ہرش وردھن نے چین کے بادشاہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے تھے۔ اس نے قنوج میں اپنی راجدھانی قائم کی۔ اس کے عہد میں تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ حکومت کی آمدنی کا کافی بڑا حصہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے صرف کرتا تھا۔ ہر پانچ سال کے بعد وہ اپنی ذاتی املاک و جائیداد عوام میں تقسیم کر دیا کرتا تھا۔

ہرش وردھن کے درباری شاعر بان بھٹ نے ہرش وردھن کے حالاتِ زندگی سے متعلق ایک کتاب 'ہرش چرِت' لکھی۔ اس کتاب کی مدد سے ہمیں ہرش وردھن کے دَورِ حکومت کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ہرش وردھن نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے دوسرے مذاہب کو بھی بڑی فراخدلی کے ساتھ پناہ دی۔ ہرش وردھن نے سنسکرت زبان میں تین ڈرامے 'رتناولی'، 'ناگانند' اور 'پریہ درشکا' تحریر کیے۔ اس کے عہد میں بدھ بھکشو ہیون سانگ چین سے بھارت آیا تھا۔ اس نے سارے بھارت کی خاک چھانی۔ دو برسوں تک وہ نالندہ یونیورسٹی میں مقیم رہا۔ چین لوٹنے کے بعد اس نے بدھ کتاب کا چینی زبان میں ترجمہ کیا۔

ہیون سانگ

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہیون سانگ نے پورے بھارت کی سیر کی۔ اس نے مہاراشٹر کے لوگوں کے تعلق سے قابلِ فخر کلمات ادا کیے ہیں۔ وہ کہتا ہے، ''مہاراشٹر کے لوگ بڑے خوددار ہیں۔ کسی کے احسان کو فراموش نہیں کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی اُن کی بے عزّتی کرتا ہے تو وہ درگزر بھی نہیں کرتے۔ اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے مصیبت کے شکار لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اپنی پناہ میں آئے ہوئے لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔

نالندہ یونیورسٹی

۶ء۸ شمال مشرقی بھارت کا شاہی اقتدار

شمال مشرقی بھارت کے منی پور علاقے کی 'اُلوپیکی' شہزادی کی ارجن کے ساتھ شادی کی کہانی مہابھارت میں ہے۔ چوتھی صدی عیسوی میں 'کام رؤپ' کی حکومت کو عروج حاصل ہوا۔ پُشیہ ورمن کام رؤپ حکومت کا بانی تھا۔ الٰہ آباد میں سمدر گپت کے ستونی کتبے میں اس کا ذکر آیا ہے۔ کام رؤپ کے راجاؤں کی کندہ کی ہوئی کئی تحریریں پائی جاتی ہیں۔ مہا بھارت اور رامائن جیسی طویل رزمیہ (نظموں) میں کام رؤپ کا ذکر 'پراگجیوتش' کے طور پر آیا ہے۔ پراگجیوتش پور اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ پراگجیوتش پور یعنی موجودہ ریاست آسام کا شہر گوہاٹی۔ کتاب 'پیری پلس آف دی اریتھرین سی' میں اس کا ذکر 'کرہادِیا' یعنی 'کِرات لوگوں کا ملک' کے طور پر آیا ہے۔ کام رؤپ حکومت دریائے برہمپتر کی وادی، بھوٹان، بنگال اور بہار کے کچھ حصوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ شمال مشرقی بھارت کی 'کام رؤپ' حکومت میں ہیون سانگ گیا تھا۔ اس وقت بھاسکرورمن وہاں کا راجا تھا۔

اس سبق میں ہم نے موریاؤں کے بعد کے زمانے میں شمالی بھارت اور وہاں کی مختلف حکومتوں کا تعارف حاصل کیا۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا کہ اس زمانے میں شمال مشرقی بھارت میں کیا حالات تھے۔ اگلے سبق میں ہم اسی دور کے جنوبی بھارت میں جو حکومتیں تھیں ان کا تعارف حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارتی روایت کے مطابق قدیم زمانے میں کشمیر کا نام 'کشیپ پور' تھا۔ یونانی مؤرخین نے اس کا ذکر 'کیسپے پیراس'، 'کیسپے ٹیراک' اور 'کیسپے رِیا' کے طور پر کیا ہے۔ مہابھارت کے زمانے میں وہاں کمبوج خاندان کے راجا کے حکومت کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ سمراٹ اشوک کے عہد میں کشمیر موریہ حکومت میں شامل تھا۔ ساتویں صدی عیسوی میں کشمیر میں کرکوٹ خاندان کی حکومت تھی۔ کلہن نے اپنی کتاب 'راج ترنگنی' میں اس کی معلومات دی ہے۔

مشق

(۱) بتائیے تو بھلا:

۱۔ بھارت میں سونے کے سکّے ڈھالنے والے راجا۔
۲۔ کنشک نے کشمیر میں بسایا ہوا شہر۔
۳۔ وینا (ستار) بجانے میں ماہر راجا۔
۴۔ کام رؤپ سے مراد۔

(۲) سبق میں دیے گئے نقشے کا مشاہدہ کرکے گپت بادشاہوں کی حکومت کے جدید شہروں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

(۳) بات چیت کیجیے اور لکھیے:

۱۔ سمراٹ کنشک
۲۔ مہرولی کا لوہے کا ستون

(۴) سبق میں آئے ہوئے مختلف مصنّفین اور اُن کی کتابوں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

(۵) گپت راج گھرانا اور وردھن راج گھرانا کا درج ذیل نکات کی مدد سے موازنہ کیجیے:

نکات	گپت راج گھرانا	وردھن راج گھرانا
بانی		
سلطنت کی وسعت		
کام		

(۶) درج ذیل میں تلاش کیجیے۔

ا	ش	ت	چ	و	ل	م	ا	ن
پ	ر	بھ	ا	و	ت	ی	ش	ر
ل	ی	ط	ر	ر	ک	ع	و	ت
غ	گ	ف	ج	دھ	ا	ق	گھ	ن
ج	پ	ک	ن	ن	م	ل	و	ا
ر	ت	م	پ	ٹ	ر	ص	ش	و
ک	ش	ی	پ	پ	و	ر	ض	ل
ط	چ	ا	ل	و	پ	ی	غ	ی
م	ن	ی	ن	ڈ	ر	ظ	ذ	ی

اشارے: اوپر سے نیچے:

- گپت خاندان کا بانی۔
- مہابھارت کا کردار جس کا بیاہ منی پور کی شہزادی سے ہوا تھا۔
- کنشک کے زمانے کا مشہور شاعر۔
- آسام کا پرانا نام۔
- کنشک کے دربار میں مشہور طبیب۔
- گپت خاندان کے بعد برسرِ اقتدار آنے والا خاندان۔
- ہرش وردھن کا ایک ڈراما

دائیں سے بائیں:

- چندر گپت کی بیٹی۔
- منی پور کی شہزادی۔
- کشمیر کا پرانا نام۔
- ہند-یونانی راجا۔

سرگرمی:

موریہ سلطنت کے بعد بھارت میں جو حکمراں گزرے ہیں اُن کی مزید معلومات حاصل کیجیے اور آپ کو جو حکمراں پسند ہے اُس کے کردار کی اداکاری جماعت میں پیش کیجیے۔

***

۹۔ جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

۹ء۲ ساتواہن راج گھرانا

۹ء۳ واکاٹک راج گھرانا

۹ء۴ چالوکیہ راج گھرانا

۹ء۵ پلّوراج گھرانا

۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

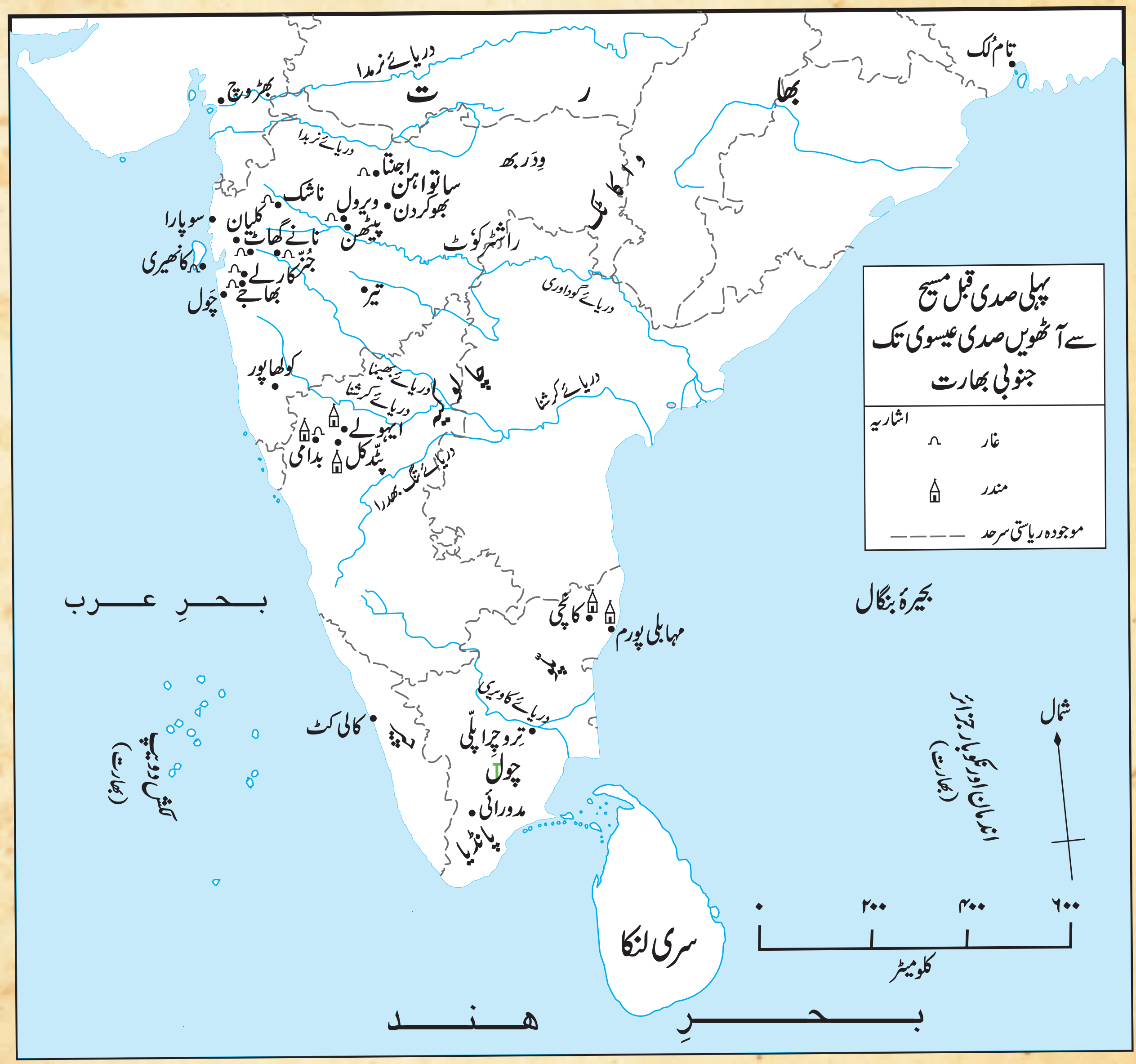

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں جنوبی بھارت کے اہم مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

جنوب کی قدیم حکومتوں میں سے اس وقت کے ادب میں تین حکومتوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ حکومتیں چیر، پانڈیا اور چول

تھیں۔ یہ حکومتیں چوتھی صدی قبل مسیح میں یا اس سے بھی پہلے موجود تھیں۔ ان کا ذکر رامائن اور مہابھارت کی عظیم رزمیہ نظموں میں کیا گیا ہے۔ ان تین حکومتوں کا ذکر تامل زبان کے سنگھم ادب میں ہے۔ موریہ سمراٹ اشوک کی تحریروں میں بھی ان کا ذکر ہے۔ 'پیری پلس آف دی ایریتھرین سی' نامی کتاب میں کیرلا کی انتہائی اہم بندرگاہ 'مُجھیریس' کا ذکر بھی ہے۔ یہ بندرگاہ چیر کی حکومت میں تھی۔ بندرگاہ مجھیریس سے مسالے، موتی، قیمتی ہیرے وغیرہ اٹلی کے شہر روم اور دیگر مغربی ممالک کو درآمد کیے جاتے تھے۔ پانڈیا حکومت موجودہ تامل ناڈو میں تھی۔ وہاں کے عمدہ معیار کے موتیوں کی خوب مانگ تھی۔ پانڈیا حکومت کی راجدھانی مدورائی تھی۔ قدیم چولوں کی حکومت تامل ناڈو کے تِروچِرا پلّی کے آس پاس کے علاقے میں تھی۔

۹ء۲ ساتواہن راج گھرانا

موریہ حکومت کے زوال کے بعد شمالی بھارت کی طرح مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک ریاستوں کے مقامی حکمراں آزاد ہوگئے۔ انھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کیں۔ ان میں ایک حکومت ساتواہن راج گھرانے کی تھی۔ پرتشٹھان (پیٹھن) اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ راجا سِمُک ساتواہن خاندان کا بانی تھا۔ ضلع پونہ میں جُنّر کے قریب نانے گھاٹ کے غار میں کندہ تحریر میں اس خاندان کے اہم افراد کے نام موجود ہیں۔ کچھ ساتواہن حکمراں اپنے نام سے پہلے ماں کا نام لگاتے تھے مثلاً گوتمی پتر ساتکرنی۔

گوتمی پتر ساتکرنی خاص طور پر ساتواہن خاندان کا مشہور راجا تھا۔ اس کی بہادری کے کارناموں کا بیان ناشک کے غاروں میں کندہ تحریروں میں ہے۔ اس نے شک راجا نہپان کو شکست دی۔ ناشک کی تحریروں میں گوتمی پتر کا ذکر 'تری سمدر توئے پیت واہن' کے طور پر کیا گیا ہے۔ توئے کا مطلب پانی ہے۔ واہن یعنی گھوڑے، راجا کی سواری۔ اس پورے فقرے یعنی 'تری سمدر

کیا آپ جانتے ہیں؟

نانے گھاٹ: پونہ اور تھانہ ضلع کی سرحدوں پر واقع جُنّر- مرباڑ روڈ (گھاٹ کا راستہ) نانے گھاٹ کے نام سے مشہور ہے۔ پانچ کلومیٹر لمبائی کا یہ راستہ تقریباً دو ہزار برس پہلے ساتواہنوں کے دَور میں بنایا گیا تھا۔ پہلے یہ گھاٹ دیس (خاندیش) اور کوکن کے درمیان اہم تجارتی راستوں میں سے ایک تھا۔ تجارت اور نقل وحمل کے لیے یہ گھاٹ کا راستہ استعمال کیا جاتا تھا۔ نقش کندہ رنجن (پانی کا بڑا مٹکا) آج بھی وہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ نانے گھاٹ کے غاروں میں ساتواہن راجاؤں کی مورتیاں اور قدیم کتبے ہیں۔ ساتواہن راجاؤں اور رانیوں کے عطیات کا بیان یہاں کے کتبوں میں ہے۔

توئے پیت واہن' کا مطلب ہے جس کے گھوڑوں نے تین سمندروں کا پانی پیا ہے۔ تین سمندر سے مراد بحرِ عرب، بحیرۂ بنگال اور بحرِ ہند ہیں۔ اس کے دور میں ساتواہنوں کی حکومت شمال کی جانب دریائے نربدا سے جنوب میں دریائے تنگ بھدرا تک پھیلی ہوئی تھی۔

پراکرت زبان مہاراشٹری میں ساتواہن راجا 'ہال' کی کتاب 'گاتھا سپتشتی' بہت مشہور ہے۔ اس کتاب میں ساتواہن عہد کے لوگوں کی زندگی کے بارے میں معلومات دی گئی ہے۔

ساتواہن عہد میں بھارت کی تجارت میں بے حد اضافہ ہوا۔ مہاراشٹر کے پیٹھن، تیر، بھوکردن، کولھاپور جیسے مقامات کو تجارت کے مراکز کے طور پر خاص اہمیت حاصل ہوئی۔ اس عہد میں وہاں کئی فنی اشیا کی پیداوار ہونے لگی۔ بھارت کی اشیا کو روم تک برآمد کیا جاتا تھا۔ بعض ساتواہن سکّوں پر جہازوں کی تصویریں ہیں۔ مہاراشٹر میں اجنتا، ناشک، کارلے، بھاجے، کانھیری، جنر کے غاروں میں سے کچھ غار ساتواہن عہد میں تراشے گئے ہیں۔

جہاز کی تصویر والا ساتواہن سکّہ

کارلا کا بدھ مندر

۳ء۹ واکاٹک راج گھرانا

تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں ساتواہنوں کا اقتدار کمزور ہوگیا۔ اس کے بعد عروج پر آنے والے راج گھرانوں میں واکاٹک ایک طاقتور راج گھرانا تھا۔ 'وِندھیہ شکتی' واکاٹک راج گھرانے کا بانی تھا۔ وندھیہ شکتی کے بعد پرَورسین اوّل راجا بنا۔ پرَورسین کے بعد واکاٹک کی حکومت تقسیم ہوگئی۔ ان میں دو شاخیں اہم ہیں؛ پہلی شاخ کی راجدھانی نندی وردھن (ناگپور کے قریب) تھی۔ دوسری شاخ کی راجدھانی وَتس گُلم یعنی موجودہ واشم (ضلع واشم) تھی۔ پرَورسین اوّل نے واکاٹک سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں واکاٹک کی سلطنت شمال میں مالوہ اور گجرات سے جنوب میں کولھاپور تک پھیلی تھی۔ اس زمانے میں کولھاپور کا نام 'کُنتل' تھا۔ گپت سمراٹ چندر گپت دوم کی بیٹی پربھاوتی کی شادی واکاٹک راجا رُدرسین دوم سے ہوئی تھی۔ اس سے متعلق معلومات ہمیں پہلے حاصل ہوچکی ہے۔

واکاٹک راجا وراہ دیو کا وزیر ہری شین تھا۔ وہ بدھ مذہب کا پیروکار تھا۔ اس نے اجنتا میں سولہ نمبر کے غار کو ترشوایا تھا۔

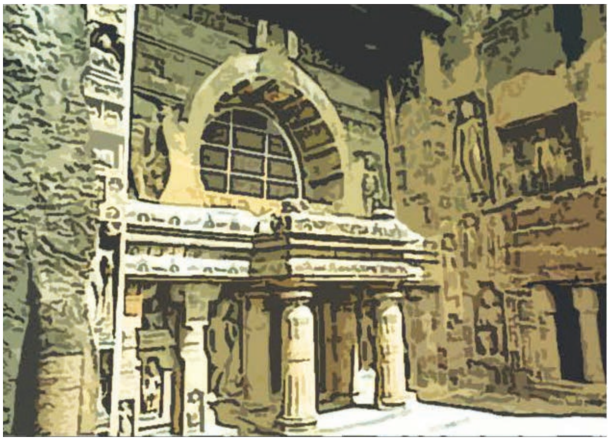

اجنتا کا ایک غار

ہری شین کے دورِ حکومت میں اجنتا کے بعض دوسرے غاروں کو ترشوانے اور انھیں تصاویر سے مزین کرنے کا کام کیا گیا۔ واکاٹک راجا پرَورسین دوم نے پراکرت زبان 'مہاراشٹری' میں 'سیتو بندھ' نامی کتاب کی تخلیق کی۔ اسی طرح کالیداس کی نظم 'میگھ دوت' بھی اسی عہد کی تخلیق ہے۔

اجنتا کے غار کی ایک تصویر

اجنتا میں بودھی ستّو پدمپانی

۹ء۴ چالوکیہ راج گھرانا

کرناٹک کے چالوکیہ راج گھرانے کا اقتدار مستحکم تھا۔ واکاٹکوں کے بعد جو حکومتیں مضبوط و مستحکم ہوئی تھیں ان میں کدمب، کلچوری وغیرہ حکومتیں شامل تھیں۔ ان سب پر چالوکیہ راجاؤں نے برتری حاصل کرلی تھی۔ پُل کیشی اوّل نے چھٹی صدی عیسوی میں چالوکیہ خاندان کی داغ بیل ڈالی۔ کرناٹک کا ایک مقام بدامی اس کی راجدھانی تھا۔ بدامی کا پرانا نام 'واتاپی' تھا۔ چالوکیہ راجا پُل کیشی دوم نے سمراٹ ہرش وردھن کے حملے کو پسپا کردیا تھا۔ چالوکیہ راجاؤں کے دورِ حکومت میں بدامی، ایہولے، پٹّدکل جیسے مقامات کے مشہور منادر تعمیر کیے گئے۔

پٹّدکل کا مندر

۹ء۵ پلّو راج گھرانا

پلّو حکومت جنوبی بھارت کی ایک طاقتور حکومت تھی۔ تامل ناڈو کا مقام کانچی پورم اس حکومت کی راجدھانی تھا۔ مہیندر ورمن ایک

مہابلی پورم کے 'رتھ مندر'

باصلاحیت پلّو راجا تھا۔اس نے پلّو حکومت کو وسعت دی۔ وہ خود ڈراما نویس تھا۔مہیندر ورمن کے بیٹے نرسنہہ ورمن نے چالوکیہ راجا پُل کیشی دوم کے حملے کو پسپا کر دیا۔اس کے دورِحکومت میں مہابلی پورم کے مشہور رتھ مندر تراشے گئے۔ یہ رتھ منادر سالم پتھروں میں تراشے گئے ہیں۔

پلّو راجاؤں کا جنگی بیڑہ بے حد طاقتور اور ہتھیاروں سے لیس تھا۔ان کے زمانے میں بھارت کے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک سے قریبی تعلقات پیدا ہوئے۔اندرون ملک اور بیرونِ ملک کی تجارت نے خوب ترقی کی۔ ہیون سانگ کانچی آیا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ ان کی حکومت میں تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری اور انصاف کا سلوک کیا جاتا تھا۔

۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

راشٹرکوٹ راج گھرانے کی خوش حالی اور ترقی کے زمانے میں ان کی حکومت وِندھیہ پہاڑ سے جنوب میں کنیا کماری تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجا دَنتی دُرگ نے پہلے ان کا اقتدار مہاراشٹر میں قائم کیا۔راجا کرشن اوّل نے ویرُول (ایلورا) کا انتہائی مشہور کیلاش مندر ترشوایا۔

اب تک ہم نے خاص طور پر قدیم بھارت کے مختلف سیاسی اقتدار اور حکومتوں کی معلومات حاصل کی۔ اگلے سبق میں ہم قدیم بھارت کی سماجی اور تہذیبی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔

ایلورا کے کیلاش غار

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیری پلس آف دی اریتھرین سی :

پیری پلس کا مطلب معلومات کی کتاب، اریتھرین سی کا مطلب بحرِ احمر (سرخ سمندر)۔ یونان کے لوگوں کے مطابق بحرِ ہند اور ایران کی خلیج بحرِ احمر ہی کا حصہ تھے۔ 'پیری پلس آف دی اریتھرین سی' کا مطلب بحرِ احمر کی معلومات کی کتاب۔ یہ تقریباً پہلی صدی عیسوی کی کتاب ہے۔ اس کتاب کو لکھنے والا مصر کا رہنے والا ایک ملّاح تھا۔ بھارت کے ساحل، ایران کی خلیج اور مصر کے درمیان ہونے والی تجارت کی معلومات اس کتاب میں ہے۔ بیری غازہ یعنی بھڑوچ، نالا-سوپارا، کلیان، مُجھیریس وغیرہ کا ذکر پیری پلس میں موجود ہے۔ 'مُجھیریس' کیرلا میں کوچین کے قریب واقع قدیم بندرگاہ تھی۔ آج وہ موجود نہیں ہے۔

مشق

(۱) بھلا پہچانیے تو!

۱۔ ساتواہن راجا اپنے نام سے پہلے کس کا نام لگاتے تھے؟

۲۔ قدیم زمانے میں کولھاپور کا نام -

(۲) سبق میں دیے ہوئے نقشے کا مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل جدول مکمل کیجیے:

پلّو	کانچی
....	ایہوٗلے، بدامی، پٹڈکل
ساتواہن	....

(۳) درج ذیل کی حکومتوں اور راجدھانیوں میں درجہ بندی کیجیے :

ساتواہن ، پانڈیا ، چالوکیہ ، واکاٹک ، پلّو ،
مدورائی ، پرتشٹھان ، کانچی پورم ، واتاپی

نمبر شمار	حکومت	راجدھانی
۱۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		

(۴) سبق میں دی ہوئی کسی تین تصویروں کا مشاہدہ کیجیے۔ آپ کو ان سے جو معلومات حاصل ہوتی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(۵) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ جنوب میں کون سی پرانی حکومتیں تھیں؟

۲۔ موریہ حکومت کے زوال کے بعد کن علاقوں کے مقامی راجا آزاد ہوئے؟

(۶) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ مہیندر ورمن کے کام لکھیے۔

۲۔ 'تری سمدرتوئے پیت واہن' کا مطلب واضح کیجیے۔

۳۔ 'مُجھیریس' بندرگاہ سے کون سی اشیا برآمد کی جاتی تھیں؟

سرگرمی :

سبق میں آئی ہوئی تصویروں کو جمع کرکے اُن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسکول کی نمائش میں پیش کیجیے۔

***